احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 20 ستمبر 2012ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 20 ستمبر 2012ء 2 ذیقعد 1433 ہجری 20 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 219

یتیموں اور مسکینوں سے حسن سلوک

اور وہ کھانے کو، اس کی چاہت رکھتے ہوئے، مسکینوں اور یتیموں اور اسیروں کو کھلاتے ہیں۔ (الدھر:9)

اور ان کے اموال میں سوال کرنے والوں اور بے سوال ضرورت مندوں کیلئے ایک حق تھا۔ (الذاریات:20)

یا ایک عام فاقے والے دن میں کھانا کھلانا۔ ایسے یتیم کو جو قرابت والا ہو۔ یا ایسے مسکین کو جو خاک آلودہ ہو (البلد 15-17)

اخلاق عالیہ رفقاء حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت شیخ فضل احمد صاحب بٹالوی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے متعلق اپنے مشاہدات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

ایک یتیم بچہ آیا اور اس نے شاید رضائی بنوانے کے لئے پندرہ بیس روپے کا مطالبہ کیا جو آپ نے فوراً پورا کر دیا۔

ایک دن میں آپ کی خدمت میں حاضر تھا۔ وہاں ایک نوجوان لڑکا جو زمیندار معلوم ہوتا تھا اور بہت غریب تھا بیٹھا تھا۔ اتنے میں ہمارے بعض احمدی بھائی جن میں ایک ذیلدار اور کچھ معزز زمیندار تھے آئے اور تھوڑی دیر بعد اس غریب لڑکے کے متعلق سفارش کے طور پر عرض کیا کہ یہ واقعی غریب ہے۔ حضور خاموش رہے۔ جب ان افراد نے دوبارہ یہی بات کہی تو آپ نے حضرت حکیم صوفی غلام محمد صاحب امرتسری کو ارشاد فرمایا کہ وہ بتلائیں کہ ہم نے اس نوجوان کے لئے کیا کر رہے ہیں۔ صوفی صاحب نے بتایا کہ آپ نے اس کے لئے پہلے فلاں اٹھارہ بیس روپے کی دوائی لاہور سے منگوائی جو موافق نہ آئی۔ پھر آپ نے فلاں دوائی منگوائی جس پر اتنے روپے خرچ ہوئے۔ پھر اس کے لئے پرہیزی کھانے کا انتظام کیا ہوا ہے اور اسے علیحدہ مکان دیا ہوا ہے اور اس پر بہت سا خرچ اب تک کیا ہے۔ حضور نے ان زمیندار بھائیوں سے کہا کہ اگر ہمیں الٰہی خوف یا الٰہی محبت نہ ہوتی تو کس طرح ہم اتنا خرچ اس پر کرتے۔ یہ بیچارہ تو بالکل نادار ہے۔

(رفقاء احمد مصنفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے جلد سوم ص102)

حضرت شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب حضرت میر ناصر نواب صاحب کے متعلق تحریر کرتے ہیں۔

مخلوق کی ہمدردی اور بھلائی کے لئے ان کے دل میں درد تھا اور ہمیشہ انہوں نے اپنے بھائیوں کی مدد کے لئے کوشش کی اور ان کاموں میں انہیں بہت لذت تھی جو دوسروں کی بھلائی اور خیر خواہی کے ہوں۔ چنانچہ دارالضعفاء ان کی ایک ایسی یادگار ہے جو دنیا کے آخر تک ان کے نام کو زندہ رکھے گی۔ یہ ان بہت سے کاموں میں ایک ہے جو آپ نے رفاہ عام کے لئے تیار کئے۔ قادیان میں ابتداءً مکانات کی بڑی قلت تھی اور سلسلہ کے غربا کے لئے تو اور بھی مشکل تھی جو کرایہ دینے کی مقدرت نہ رکھتے تھے۔ اس ضرورت کا احساس کر کے انہوں نے جماعت کے غریب مہاجرین کے لئے کوٹھے بنانے کے لئے ایک تحریک شروع کی۔ حضرت نواب صاحب قبلہ نے اس کے لئے زمین دی اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے اس کی بنا رکھی اور وہ محلّہ دارالضعفاء (ناصر آباد) کے نام سے مشہور ہوا۔

(حیات ناصر از شیخ یعقوب علی عرفانی صاحب ص23)

سود کی حرمت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے سود کھانے والے کھلانے والے اس کے لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی ہے۔ اور فرمایا گناہ میں یہ سب برابر ہیں۔

(مشکوٰۃ کتاب البیوع باب الربو)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2012ء

مرسلہ نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو

۞ تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہونے کو ہے۔ مخلصین جماعت نے تحریک جدید کے مالی میدان میں جو وعدے کئے تھے۔ ان کو پورا کرنے کیلئے بہت کم وقت رہ گیا ہے۔ اس لئے حضرت مصلح موعود کا حسب ذیل ارشاد بطور یاد دہانی تحریر ہے۔ فرمایا:۔

"تم نے جس شخص کے ہاتھ میں ہاتھ دے کر یہ اقرار کیا ہے کہ تم اپنی جانیں اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی وجاہت سب کچھ اس پر قربان کر دو گے۔ وہ تم سے قربانی کا مطالبہ کرتا ہے اور تمہارے مال تم سے مانگتا ہے۔ تمہارا فرض ہے کہ تم آگے بڑھو اور اپنے عہد کو پورا کرو۔"

(انیس سالہ کتاب صفحہ 7)

(مرسلہ: ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید)

دارالضیافت میں قربانی

۞ بیرون ربوہ نیز بیرون پاکستان سے ایسے احباب جو جماعتی نظام کے تحت عیدالاضحیٰ کے موقع پر مرکز سلسلہ میں قربانی کروانے کے خواہشمند ہوں وہ اپنی رقم بالتفصیل ذیل جلد از جلد خاکسار کو بھجوا دیں۔

1۔قربانی بکرا -/12000 روپے

2۔قربانی حصہ گائے -/6,000 روپے

(نائب ناظر ضیافت، دارالضیافت ربوہ)

مشعل راہ

حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز 22/ اکتوبر 2004ء کے خطبہ جمعہ میں فرماتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ’’حصول فضل کا اقرب طریق دعا ہے۔ اور دعا کے کامل لوازمات یہ ہیں کہ اس میں رقت ہو، اضطراب ہو اور گزارش ہو۔ جو دعا عاجزی اضطراب اور شکستہ دلی سے بھری ہوئی ہو وہ خدا تعالیٰ کے فضل کو کھینچ لاتی ہے۔ اور قبول ہو کر اصل مقصد تک پہنچاتی ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ یہ بھی خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور پھر اس کا علاج یہی ہے کہ دعا کرتا رہے، خواہ کیسی ہی بے دلی اور بے ذوقی ہو لیکن یہ سیر نہ ہو۔ تکلف اور تصنع سے کرتا ہی رہے۔ اصلی اور حقیقی دعا کے واسطے بھی دعا ہی کی ضرورت ہے۔ بہت سے لوگ دعا کرتے ہیں اور ان کا دل سیر ہو جاتا ہے۔ اور وہ کہہ اٹھتے ہیں کہ کچھ نہیں بنتا۔ مگر ہماری نصیحت یہ ہے کہ اس خاک بیزی میں ہی برکت ہے‘‘۔ (یعنی خاک چھاننے میں برکت ہے۔ ایسی کوشش کرنے میں برکت ہے)۔ ’’کیونکہ آخر گوہر مقصود اسی سے نکل آتا ہے۔ اور ایک دن آ جاتا ہے کہ جب اس کا دل زبان کے ساتھ متفق ہو جاتا ہے۔ اور پھر خود ہی وہ عاجزی اور رقت جو دعا کے لوازمات ہیں، پیدا ہو جاتے ہیں۔ جو رات کو اٹھتا ہے خواہ کتنی ہی عدم حضوری اور بے صبری ہو، لیکن اگر وہ اس حالت میں بھی دعا کرتا ہے کہ الٰہی دل تیرے ہی قبضہ اور تصرف میں ہے تُو اس کو صاف کر دے اور عین قبض کی حالت میں اللہ تعالیٰ سے بسط چاہے تو اس قبض میں سے بسط نکل آئے گی اور رقت پیدا ہو جائے گی‘‘۔ یعنی دل کی جو گھٹی ہوئی کیفیت ہے وہ کھل جائے گی اور دعا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہو جائے گی۔ اور ’’یہی وہ وقت ہوتا ہے جو قبولیت کی گھڑی کہلاتا ہے۔ وہ دیکھے گا کہ اس وقت روح آستانہ الوہیت پر بہتی ہے۔ گویا ایک قطرہ ہے جو اوپر سے نیچے کی طرف گرتا ہے‘‘۔

(الحکم جلد نمبر 7 نمبر 31 مورخہ 24/ اگست 1903ء صفحہ3)

پھر آپ فرماتے ہیں: ’’وہ دعا جو معرفت کے بعد اور فضل کے ذریعہ سے پیدا ہوتی ہے وہ اور رنگ اور کیفیت رکھتی ہے۔ وہ فنا کرنے والی چیز ہے۔ وہ گداز کرنے والی آگ ہے۔ وہ رحمت کو کھینچنے والی ایک مقناطیسی کشش ہے۔ وہ موت ہے پر آخر کو زندہ کرتی ہے۔ وہ ایک تُند سیل ہے پر آخر کو کشتی بن جاتی ہے‘‘۔ (یعنی پانی کا طوفان ہے جو کشتی بن جاتا ہے جو بچانے والی ہے)۔ ’’ہر ایک بگڑی ہوئی بات اس سے بن جاتی ہے۔ اور ہر ایک زہر آخر اس سے تریاق ہو جاتا ہے۔ مبارک وہ قیدی جو دعا کرتے ہیں۔ تھکتے نہیں کیونکہ ایک دن رہائی پائیں گے۔ مبارک وہ اندھے جو دعاؤں میں سست نہیں ہوتے کیونکہ ایک دن دیکھنے لگیں گے۔ مبارک وہ جو قبروں میں پڑے ہوئے دعاؤں کے ساتھ خدا کی مدد چاہتے ہیں کیونکہ ایک دن قبروں سے باہر نکالے جائیں گے۔ مبارک تم جبکہ دعا کرنے میں کبھی ماندہ نہیں ہوتے اور تمہاری روح دعا کے لئے پگھلتی اور تمہاری آنکھ آنسو بہاتی اور تمہارے سینے میں ایک آگ پیدا کر دیتی ہے اور تمہیں تنہائی کا ذوق اٹھانے کے لئے اندھیری کوٹھڑیوں اور سنسان جنگلوں میں لے جاتی ہے۔ اور تمہیں بے تاب اور دیوانہ اور از خود رفتہ بنا دیتی ہے۔ کیونکہ آخر تم پر فضل کیا جاوے گا۔ وہ خدا جس کی طرف ہم بلاتے ہیں نہایت کریم و رحیم، حیا والا، صادق و وفادار، عاجزوں پر رحم کرنے والا ہے۔ پس تم بھی وفادار بن جاؤ اور پورے صدق اور وفا سے دعا کرو کہ وہ تم پر رحم فرمائے گا۔ دنیا کے شور و غوغا سے الگ ہو جاؤ اور نفسانی جھگڑوں کا دین کو رنگ مت دو۔ خدا کے لئے ہار اختیار کر لو۔ اور شکست کو قبول کر لو تا بڑی بڑی فتحوں کے تم وارث بن جاؤ‘‘۔ چھوٹی چھوٹی دنیاوی باتوں اور جھگڑوں سے بچو جو روزمرہ ہر ایک کے ساتھ لگے ہوتے ہیں۔ ’’دعا کرنے والوں کو خدا معجزہ دکھائے گا۔ اور مانگنے والوں کو ایک خارق عادت نعمت دی جائے گی۔ دعا خدا سے آتی ہے اور خدا کی طرف ہی جاتی ہے۔ دعا سے خدا ایسا نزدیک ہو جاتا ہے جیسا کہ تمہاری جان تم سے نزدیک ہے۔ دعا کی پہلی نعمت یہ ہے کہ انسان میں پاک تبدیلی پیدا ہوتی ہے۔ پھر اس تبدیلی سے خدا بھی اپنی صفات میں تبدیلی کرتا ہے۔ اور اس کے صفات غیر متبدل ہیں مگر تبدیلی یافتہ کے لئے اس کی ایک الگ تجلی ہے جس کو دنیا نہیں جانتی۔ گویا وہ اَور خدا ہے حالانکہ اور کوئی خدا نہیں۔ مگر نئی تجلی نئے رنگ میں اس کو ظاہر کرتی ہے۔ تب اس خاص تجلی کے شان میں اس تبدیل یافتہ کے لئے وہ کام کرتا ہے جو دوسروں کے لئے نہیں کرتا یہی وہ خوارق ہے‘‘۔ تو جب تبدیلی پیدا کرتے ہو تو اللہ تعالیٰ بھی اپنی نئی شان دکھاتا ہے۔ فرمایا خدا تو وہی ہے جو پہلے خدا ہے۔ خدا اب نہیں بدلا بلکہ تم لوگوں کی تبدیلی کی وجہ سے تمہارے ساتھ اس کا سلوک بدل گیا ہے۔

(لیکچر سیالکوٹ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 222 تا 224)

(روزنامہ الفضل 30 دسمبر 2004ء)

مکرم ماسٹر احمد علی صاحب

جلسہ سالانہ کینیڈا 2012ء سے متعلق چند تاثرات

2012ء میں دوسری بار بھی خوش قسمتی سے جلسہ سالانہ کینیڈا میں شمولیت کا موقع مل گیا۔ جہاں حضرت خلیفۃ المسیح تشریف لائے ہوں وہاں دور دراز ممالک سے فدایان خلافت آ موجود ہوتے ہیں۔ ان ترقی یافتہ ممالک میں گاڑیاں اس کثرت سے استعمال ہوتی ہیں کہ ہم مشرق سے آنے والے لوگ حیرت زدہ ہوتے ہیں۔

ہمارا بیٹا عزیز عطاء الرحمٰن اپنی گاڑی میں ہمیں جلسہ گاہ لے جاتا اور واپس لاتا رہا۔ ٹریفک کنٹرول کے نظام میں خدام الاحمدیہ کو ہمہ وقت مصروف دیکھ کر الحمدللہ زبان پر آتا رہا۔ خصوصاً ایک ایسے خادم کو جو زرعی یونیورسٹی فیصل آباد سے فوڈ پروڈکشن میں پوسٹ گریجوایشن ڈگری یافتہ ہے۔ چلچلاتی دھوپ میں ٹریفک کنٹرول کا فریضہ بجالا رہا تھا۔ اسی طرح ان کے دیگر ساتھی خدام بھی پانی کی بوتلیں ایک ہاتھ میں اور دوسرے ہاتھ سے گاڑیوں کو اشارہ کرنے میں نہایت مستعدی سے شدید گرمی کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے مصروف دیکھے تو دل میں خیال آیا خلافت احمدیہ کے پروانے اپنی اعلیٰ تعلیمی سندات اور باعزت ملازمتوں کو بھول کر خدا تعالیٰ اور خلیفۃ المسیح کی خوشنودی کو سعادت دارین سمجھ کر بوتلوں سے پانی کا گھونٹ منہ میں انڈیل کر خشک حلق کو تر کرتے ہوئے ٹریفک کنٹرول کرنے اور چھوٹے بچوں والی مستورات کو ہال کے گیٹ تک پہنچانے میں نگاہیں نیچی کئے ہوئے مصروف تھے۔ کیا دنیا کے چہرہ پر رضا کارانہ ہمہ تن مصروف کسی قوم کے نوجوان کوئی دیکھ سکتا ہے۔ ہرگز ہرگز نہیں۔ یہ دل اور ایسا جذبہ خدمت خریدا نہیں جا سکتا یہ تو امام مہدی سے وابستہ افراد اور ان کی اولادیں ہی ہو سکتی ہیں۔ جو خدمت خلق بجالانا فخر سمجھتی ہیں۔ یہ نوجوان حقوق اللہ کی بجا آوری کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بجالانا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کی نئی نسلوں میں ایسے ہی خدمت بجالانے والے بچے پیدا فرماتا رہے۔ آمین

انہی پُرمسرت جذبات سے معمور دلوں کے ساتھ جلسہ سے گھر واپس آئے اور بستروں میں آرام سے لیٹ گئے کھانا تو جلسہ کے لنگر سے کھا کر ہی لوٹے تھے کہ کوئی ایک ڈیڑھ بجے رات میرے پوتوں کی آوازوں سے آنکھ کھل گئی تو اللہ تعالیٰ کے احسانات کے شکر سے سینہ بھر گیا کہ بچے اپنی اپنی ڈیوٹی پر اب تک کام کرتے رہے ہیں اور اب شفٹ بدلی ہے تو اپنے باپ انیس الرحمٰن کے ساتھ واپس گھر لوٹے ہیں۔ جو اپنے پیارے امام کے حفاظتی عملہ میں نہ صرف خود بلکہ اپنی نئی مرسڈیز وین بھی حفاظتی سکواڈ میں وقف کر رکھی ہے اور خود اپنے آنے جانے کے لئے ایک کار عاریۃً لے کر استعمال کر رہے ہیں۔ ہم اپنی خوش قسمتی پر جتنا فخر کریں کم ہوگا کہ ہماری اولاد در اولاد بھی نہایت اخلاص اور وفا کے ساتھ دن رات خدمت دین بجالانے میں مصروف ہے۔ اللہ تعالیٰ ان بچوں کی خدمات کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور پہلے سے بڑھ کر دین اور جماعت احمدیہ پر خدمت بجالاتے رہیں۔ آمین۔ یہ تو تھے جلسہ گاہ سے باہر کے تاثرات۔

میں بعض ایسے افراد جماعت مختلف عمروں کو دیکھ کر حیران ہوتا تھا کہ اپنی جسمانی معذوریوں کے باوجود نہایت سکون اور طمانیت قلب سے روح پرور ماحول میں بیٹھے تھے۔ چونکہ میں نیچے نہیں بیٹھ سکتا اس لئے کرسی پر بیٹھتا ہوں۔ جس کرسی پر بیٹھنے کے لئے جگہ ملی اس سے اگلی لائن میں ایک کرسی پر جو فرد جماعت بیٹھا تھا اس کے ساتھ وہیل چیئر پڑی تھی۔ ایک وقفہ کے دوران جو غور سے اس شخص کی طرف دیکھا تو وہ امجد علی چوہدری صاحب تھے۔ حیرت سے ان سے پوچھا کہ آپ امجد علی ہیں انہوں نے کہا جی!

آپ کی یہ حالت کیوں ہے؟ انہوں نے بتایا دو ماہ قبل برین ہیمبرج کے حملہ سے میں تو موت کے منہ سے نکل آیا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے بزرگوں کی دعا سے اس قابل کر دیا ہے کہ جلسہ کی کارروائی سن رہا ہوں۔ ایسے ہی متعدد دیگر افراد جماعت بھی اپنی جسمانی معذوریوں کے باوجود آ شامل ہوئے تھے۔ بار بار خیال آ رہا تھا کہ خلیفہ وقت کی زیارت اور آپ کا خطاب سننے والے پاکیزہ جذبات نے انہیں اس مجلس میں لا بٹھایا ہے۔ جلسہ گاہ میں اللہ کی رحمت کے سایہ میں بیٹھ کر جو کیفیت طاری ہوتی ہے اسے ضبط تحریر میں لانے کی میرے قلم میں طاقت نہیں۔

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم پروفیسر راجا نصر اللہ خاں صاحب

ذکر الٰہی کی اہمیت، افادیت اور برکات

کثرت سے استغفار اور دعائیں کرو تا خدا تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے

اللہ تعالیٰ سورۃ الرعد آیت 29 میں فرماتا ہے:
''سنو! اللہ کے ذکر سے دل اطمینان پکڑتے ہیں۔''

آج کے دور میں عام طور پر دنیاوی مسائل اور کٹھن حالات و ماحول کی وجہ سے عموماً انسان نوع و اقسام کی پریشانیوں اور کٹھنائیوں کا شکار رہتا ہے۔ اس کا بہترین حل یہ ہے کہ انسان اپنے مالک حقیقی کی طرف توجہ کرے اور اسی سے مدد کا ملتجی ہو۔ کیونکہ وہ سب قدرتوں اور طاقتوں اور تقدیروں کا مالک ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و احسان سے جماعت احمدیہ کو آخری زمانے کے موعود برگزیدہ اور ربانی امام کی شناخت اور اس پر ایمان لانے کی سعادت حاصل ہے۔ پھر خلافت احمدیہ کی ان گنت برکات ہیں جن سے جماعت کا ہر فرد بفضل اللہ تعالیٰ مستفیض و مستفید ہو رہا ہے اور دنیا کی بے شمار بلاؤں سے محفوظ ہے۔ لیکن اس کے ساتھ الٰہی جماعتوں میں تربیت اور بہتری اور مسابقت کا عمل ہمہ وقت جاری رہتا ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت اور اس کی یاد میں حتی المقدور مصروف رہتی ہیں اور یہی چیز روحانی ترقیات کا باعث بنتی ہے۔ خلافت احمدیہ کی دائمی برکت سے جماعت کو مسلسل یاددہانی اور رہنمائی میسر رہتی ہے۔

حضرت مصلح موعود کی
تقریر ''ذکر الٰہی''

دین حق کے ہر پیروکار کے لئے ذکر الٰہی کا مضمون اور اہتمام اس قدر اہم ہے کہ کوئی صاحب دانش و فراست اس سے غافل نہیں رہ سکتا۔ اس مضمون کی اہمیت کے پیش نظر حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ قادیان 1916ء کے موقع پر 28 دسمبر کو جو تقریر فرمائی وہ ''ذکر الٰہی'' کے موضوع پر تھی۔ جو بعد میں کتابی شکل میں شائع ہوئی۔ اس حد درجہ مفید اور پرمعرفت کتاب کا دسمبر 1982ء کا ایڈیشن (شائع کردہ فضل عمر فاؤنڈیشن) خاکسار کے پیش نظر ہے۔

حضرت مصلح موعود اس اہم مضمون کے شروع کے حصے میں فرماتے ہیں:
''یہ اس قسم کا مضمون نہیں ہے جو کسی خاص قسم کے لوگوں سے تعلق رکھتا ہے بلکہ ہر ایک خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ، امیر ہو یا غریب، چھوٹا ہو یا بڑا ہر ایک سے تعلق رکھتا ہے۔ پس آپ لوگ اگر مجھ سے کوئی ایسی بات سنیں جو معمولی معلوم ہو تو اسے ترک نہ کریں کیونکہ جب آپ اسے تجربہ میں لائیں گے تو آپ پر یہ ثابت ہو جائے گا۔ کہ وہ معمولی نہ تھی بلکہ نہایت عظیم الشان نتائج پیدا کرنے والی تھی۔''
(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 485)

ذکر الٰہی کیا ہے

حضرت مصلح موعود اپنی تقریر دل پذیر ''ذکر الٰہی'' میں فرماتے ہیں۔
''ذکر کے معنی ہیں یاد کرنے کے۔ ذکر اللہ کے یہ معنی ہوئے کہ خدا تعالیٰ کو یاد کرنا۔ پس اللہ تعالیٰ کے یاد کرنے کے طریق کو ذکر اللہ کہتے ہیں۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی صفات کو سامنے رکھنا اور ان کو زبان سے بار بار یاد کرنا اور ان کا دل سے اقرار کرنا اور اس کی طاقتوں اور قدرتوں کا معائنہ کرنا ذکر اللہ ہے۔ یہ مضمون کتنا اہم اور ضروری ہے اس کے متعلق مختصر الفاظ میں یہ کہوں گا کہ بڑا اور اہم ہے۔ .... چنانچہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر کہ اللہ کا ذکر تمام امور سے بڑا ہے۔ بڑا اور تمام عبادتوں سے بڑھ کر ہے۔''
(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 485)

دعا اور ذکر الٰہی پر زور

حدیث شریف میں آیا ہے۔ ''الدعاء مخ العبادہ'' کہ دعا عبادت کا مغز ہے۔ یعنی عبادت کا مرکزی نکتہ دعا ہے۔ عبادت سے مراد ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی اور پرستش۔ اللہ کے سچے بندے کا کام اللہ تعالیٰ کی بزرگی اور عبادت کرنا ہے۔ بندہ ہر وقت اپنے مالک کا محتاج ہوتا ہے۔ وہ اس کی عبادت کرتے ہوئے اور اس سے مدد چاہتے ہوئے اپنی حاجتیں بیان کرتا ہے اور اس سے استمداد کا طلب گار ہوتا ہے اپنے سمیت تعلق داروں کی دینی و دنیاوی بہتری اور سرخروئی اور ترقی کی استدعا کرتا ہے۔ اسی کا نام دعا ہے جو عبادت کا لازمی جزو ہے۔

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں:
''حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ نے دعا پر بڑا زور دیا ہے اور خدا تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری جماعت دعا سے بہت کام لیتی ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود نے ذکر الٰہی پر بھی بہت زور دیا ہے لیکن اس کی طرف جیسی کہ توجہ کرنی چاہئے اس وقت تک ایسی نہیں کی گئی۔ .... نماز بھی ذکر اللہ ہی ہے جس کی ہماری جماعت میں خدا کے فضل سے پوری پوری پابندی کی جاتی ہے مگر اس کے سوا اور بھی ذکر اللہ ہیں جن کا ہونا ضروری اور لازمی ہے۔ ان کے متعلق گو میں یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ وہ ہماری جماعت میں ہیں ہی نہیں لیکن یہ ضرور کہوں گا کہ کم ہیں اور بعض لوگ ان پر عمل نہیں کرتے اور یہ بھی بہت بڑا نقص ہے۔ اگر ہماری جماعت کے بعض لوگ ذکر اللہ کے بعض طریق کو عمل میں نہیں لاتے تو ان کی ایسی ہی مثال ہے جیسا کہ ایک شخص نے بڑا قیمتی لباس کوٹ، قمیص، صدری اور پاجامہ پہنا ہو۔ مگر پاؤں میں جوتا نہ رکھتا ہو یا سر پر پگڑی نہ ہو۔''
(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 488)

ذکر الٰہی قبولیت دعا کا
موجب ہے

حضرت مصلح موعود نے ذکر الٰہی کے فوائد میں سے ایک بہت بڑا فائدہ یہ بیان فرمایا ہے:
''ذکر کرنے والے کی دعا قبول ہو جاتی ہے۔ قرآن کریم میں جو دعائیں آئی ہیں۔ ان کے پہلے ذکر یعنی تسبیح اور تحمید آئی ہے۔ پہلی دعا سورۃ فاتحہ ہی ہے اس کو بسم اللہ الرحمن الرحیم ؁ الحمد للہ رب العالمین ...... سے شروع کیا ہے اور ایاک نعبد .... کو درمیان میں رکھا ہے جو آدھی خدا تعالیٰ کے لئے اور آدھی بندہ کے لئے ہے پھر اھدنا الصراط المستقیم .... فرمایا یہ دعا ہے۔ تو پہلے خدا تعالیٰ نے ذکر رکھا ہے اور بعد میں دعا۔ دنیا میں بھی ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی سوالی کسی کے پاس آتا ہے تو پہلے اس کی تعریف کرتا ہے اور پھر اپنا سوال پیش کرتا ہے۔ تو جب انسان خدا کے حضور جاتا ہے تو اسے پہلے خدا تعالیٰ کی قدرت اور اپنے عجز کا اقرار کر لینا چاہئے۔ حضرت یونس علیہ السلام نے بھی اپنے متعلق اسی طرح کی دعا کی ہے کہ لا الہ انت سبحانک (الانبیاء:88) پہلے خدا تعالیٰ کی تسبیح بیان کی ہے اور پھر اپنی حالت بیان کی ہے۔'' (ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 536)

وظائف اوراذکار کا
مجموعہ نماز

حضرت مسیح موعود نماز کی فوقیت اور برکات بیان فرماتے ہیں:
''نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے۔ استغفار ہے۔ اور درود شریف۔ تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں .... نماز ہی کو سنوار سنوار کر پڑھنا چاہئے اور سمجھ سمجھ کر پڑھو اور مسنون دعاؤں کے بعد اپنے لئے اپنی زبان میں بھی دعائیں کرو اور اس سے تمہیں اطمینان قلب حاصل ہوگا اور سب مشکلات خدا تعالیٰ چاہے گا تو اس سے حل ہو جائیں گی نماز یاد الٰہی کا ذریعہ ہے اس لئے فرمایا اقم الصلوٰۃ لذکری۔''
(ملفوظات جلد 3 صفحہ 310)

نماز کے ساتھ ذکر الٰہی
بھی ضروری ہے

حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ کشتی نوح میں فرماتے ہیں:
''جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ جو شخص دعا میں لگا نہیں رہتا اور انکسار سے خدا کو یاد نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔''
(کشتی نوح روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 19)

گویا حضور نے تین چیزوں کو لازمی قرار دیا۔
1۔نماز 2۔دعا 3۔ذکر الٰہی

ذکر کثیر کی تلقین

غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ قرآن کریم نے ذکر کثیر کی تلقین فرمائی ہے۔
(سورۃ جمعہ آیت 11)

اس لئے ذکر الٰہی کی طرف زیادہ سے زیادہ توجہ اور رغبت کا اہتمام کرنا چاہئے۔ ہر نماز کے بعد بطور ذکر 33، 33 مرتبہ سبحان اللہ، الحمد للہ اور 34 مرتبہ اللہ اکبر تو ضرور پڑھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ دن بھر میں زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی، استغفار اور درود شریف کو ورد زبان بنانا چاہئے کیونکہ خیر کثیر اور دینی و دنیاوی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ذکر کثیر کی تعلیم دی گئی ہے۔ چنانچہ سورۃ جمعہ کی آیت نمبر 11 کا ترجمہ یوں ہے۔
''اے مومنو! جب تم کو جمعہ کے دن نماز کے لئے بلایا جائے۔ تو اللہ کے ذکر کے لئے جلدی

جلدی جایا کرو اور (خرید اور) فروخت کو چھوڑ دیا کرو۔ اگر تم کچھ بھی علم رکھتے ہو تو یہ تمہارے لئے اچھی بات ہے اور جب نماز ختم ہو جائے تو زمین پر پھیل جایا کرو اور اللہ کا فضل تلاش کیا کرو اور اللہ کو بہت یاد کیا کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ‘‘ پس ظاہری لحاظ سے دنیاوی کاموں اور فرائض میں مصروفیت کے باوجود دل میں اللہ کا تقویٰ قائم رکھنا اور ہونٹوں کو اللہ کے ذکر سے تر رکھنا ضروری ہے اور یہ کامیابی کا عظیم ذریعہ ہے۔

حضرت مظہر جان جاناں

کا پُر لطف قصہ

’’علمی مسائل‘‘ کے زیر عنوان الفضل مورخہ 24 فروری 1992ء صفحہ 3 پر حضرت مصلح موعود کا بیان فرمودہ ایک عجیب و پُر لطف واقعہ شائع ہوا ہے۔ حضور فرماتے ہیں۔

حضرت مرزا مظہر جان جاناں دلی کے ایک بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے متعلق لکھا ہے کہ انہیں لڈو بہت پسند تھے۔ دلی میں بالائی کے لڈو بنتے ہیں جو بہت لذیز ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ وہ مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ کوئی شخص بالائی کے لڈو ان کے پاس ہدیۃً لایا۔ ان کے ایک شاگرد غلام علی شاہ بھی اس وقت پاس ہی بیٹھے ہوئے تھے۔ بالائی کے لڈو بہت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔ اخروٹ کے برابر بلکہ اس سے بھی چھوٹے ہوتے ہیں۔ انہوں نے ایک دفعہ ہی وہ دونوں لڈو اٹھائے اور منہ میں ڈال لئے جب وہ کھا چکے تو حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا میاں غلام علی معلوم ہوتا ہے تم کو لڈو کھانے نہیں آتے۔ وہ سن کر خاموش ہو گئے۔ مگر کچھ دنوں کے بعد ان سے کہنے لگے حضور مجھے لڈو کھانے سکھا دیجئے۔ حضرت مرزا مظہر جان جاناں نے کہا اگر اب کسی دن لڈو آئیں تو مجھے بتانا۔ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر کوئی شخص ان کے لئے بالائی کے لڈو لایا میاں غلام علی صاحب کہنے لگے حضور آپ نے میرے ساتھ وعدہ فرمایا ہوا ہے کہ میں تمہیں لڈو کھانا سکھا دوں گا۔ آج اتفاقاً پھر لڈو آ گئے ہیں آپ مجھے بتائیں کہ لڈو کس طرح کھائے جاتے ہیں انہوں نے اپنا رومال نکالا اور اس پر وہ لڈو رکھ کر ایک لڈو سے ذرا سا ٹکڑا توڑ کر اپنے منہ میں ڈالا اور پاک ہے تو اے خدا! کہنے لگ گئے پھر کہنے لگے واہ مظہر جان جاناں تجھ پر تیرے رب کا کتنا بڑا فضل ہے۔ یہ کہہ کر پھر پاک ہے تو اے خدا کہنے لگ گئے اور اپنے شاگرد کو مخاطب کر کے فرمایا میاں غلام علی یہ لڈو کن کن چیزوں سے بنتا ہے۔ انہوں نے چیزوں کے نام گنانے شروع کر دیئے۔ اس میں کچھ بالائی ہے کچھ میٹھا ہے کچھ میدہ ہے۔ یہ سن کر انہوں نے پھر سبحان اللہ کہنا شروع کر دیا اور فرمایا میاں غلام علی تمہیں پتہ ہے یہ میٹھا جو لڈو میں پڑا ہے کس طرح بنا۔ انہوں نے بتایا کہ زمیندار نے پہلے گنا بویا پھر بیلنے میں اس کو بیلا پھر رس تیار ہوئی اور اس سے شکر بنائی گئی۔ حضرت مظہر جان جاناں فرمانے لگے دیکھو وہ زمیندار جس نے شکر کو بویا تھا وہ کس طرح اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ کر راتوں کو اٹھ اٹھ کر اپنے کھیتوں میں گیا اس نے ہل چلایا کھیتوں کو پانی دیا اور ایک لمبے عرصے تک محنت و مشقت برداشت کرتا رہا۔ صرف اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھا لے یہ کہہ کر وہ پھر اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تحمید میں مشغول ہو گئے اور تھوڑی دیر بعد فرمانے لگے چھ ماہ زمیندار اپنے کھیت کو پانی دیتا رہا۔ پھر کس محنت سے اس نے شکر کو بیلا اس سے رس نکالی اور پھر آگ جلا کر کتنی دفعہ وہ اس دنیا کے دوزخ میں گیا۔ محض اس لئے کہ مظہر جان جاناں ایک لڈو کھا لے اس کے بعد انہوں نے اسی طرح میدہ اور بالائی کے متعلق تفاصیل بیان کرنی شروع کر دیں کہ کس طرح ہزاروں آدمی دن رات ان کاموں میں مشغول رہے۔..........

آگے یہ عاجز راقم خلاصۃً ’’عرض کرتا ہے کہ حضرت مظہر جان جاناں اس طرح اللہ کے فضل کا ذکر کرتے ہوئے ساتھ سبحان اللہ کا ورد کرتے گئے حتیٰ کہ اگلی نماز کا وقت ہو گیا اور وہ بقیہ لڈو وہیں رکھ کر اللہ کا ذکر کرتے ہوئے نماز کے لئے چلے گئے۔ (سبحان اللہ)

حضرت مولانا ابو العطاء صاحب

کی قابل تقلید مثال

خاکسار نے بہت سال پہلے روزنامہ الفضل میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کے ایمان افروز واقعات پر مشتمل ان کی ایک صاحبزادی کا تحریر کردہ مضمون پڑھا تھا۔ اس مضمون میں انہوں نے اپنی چھوٹی بہن کے بچپن کا ایک دلچسپ واقعہ بیان کیا ہے۔

قارئین کرام! جیسا کہ عام طور پر گھروں میں چھوٹے بچوں کو سکھلایا جاتا ہے کہ جب وہ کھانا کھانے لگیں تو بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم پڑھا کریں اور کھانا کھا چکنے کے بعد ایک دفعہ الحمد للّٰہ پڑھ لیا کریں۔ حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب کی صاحبزادی تحریر کرتی ہیں کہ ہم لوگ کھانا کھا رہے تھے تو مولانا ابوالعطاء صاحب چند لقمے کھانے کے بعد اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے الحمد للّٰہ پڑھتے اور کھانے میں مصروف ہو جاتے۔ چھوٹی بہن بچپنے کی وجہ سے کمال معصومیت سے بولی کہ ابا بھی عجیب کرتے ہیں کھانا کھانے کے بعد الحمد للہ پڑھ لیتے ہیں اور پھر دوبارہ کھانا شروع کر دیتے ہیں حضرت مصلح موعود نے ہمیں کیا خوب نسخہ عطا فرمایا ہے۔ ؎

یاد جس دل میں ہو اس کی وہ پریشان نہ ہو
ذکر جس گھر میں ہو اس کا کبھی ویراں نہ ہو

زندہ اور مردہ کی مثال

حضرت مصلح موعود نے اپنی تقریر ’’ذکر الٰہی‘‘ میں بخاری شریف کی ایک حدیث کا حوالہ دیا ہے۔ جس کا ترجمہ کچھ اس طرح ہے۔

’’اس شخص کی مثال جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ایسی ہی ہے جیسے زندہ اور مردہ کی۔ یعنی وہ جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے وہ زندہ ہوتا ہے اور جو نہیں کرتا وہ مردہ۔‘‘

(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 487)

ایک بزرگ کا ایمان

افروز واقعہ

کتابوں میں باقاعدگی اور التزام سے ذکر کرنے والے ایک بزرگ کا قصہ لکھا ہے کہ انہیں اپنے زمانہ کے ایک بہت بڑے بزرگ سے ملاقات کرنے کا اشتیاق پیدا ہوا اور وہ اس بزرگ شخصیت کے شہر کی طرف روانہ ہو گئے۔ سفر کر کے وہ رات کے وقت ایسی جگہ پہنچے جہاں سے اس ربّانی بزرگ کی جائے رہائش زیادہ دور نہیں تھی۔ ان صاحب نے سوچا کہ رات کو مزید سفر کرنا اور دیر سے جا کر اس بزرگ کے معمولات میں مخل ہونا مناسب نہیں لہٰذا وہ مسجد میں رات گزاری کے لئے قیام پذیر ہوئے۔ رات انہوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ممتاز شخصیت جس کی ملاقات کی خاطر انہوں نے اتنا لمبا اور کٹھن سفر کیا تھا، اس رات وفات پا گئے ہیں۔ صبح بیدار ہونے پر انہیں بے حد قلق ہوا کہ منزل کے عین قریب پہنچ کر وہ ملاقات کی سعادت سے محروم رہ گئے۔ انہیں اس اضطراب میں دیکھ کر ایک نمازی نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے بڑے دکھ سے بیان کیا کہ وہ اس ربانی شخصیت سے ملاقات کی نیت سے سفر پر نکلے تھے۔ لیکن انہیں ان کی وفات کی خبر بذریعہ خواب ملی ہے۔ وہ نمازی انہیں تسلی دیتے ہوئے بولا کہ وہ ہرگز ملال نہ کریں۔ وہ اس بزرگ شخصیت سے تھوڑی دیر پہلے مل کر آیا ہے اور وہ خدا تعالیٰ کے فضل سے زندہ سلامت ہیں۔ یہ صاحب عجیب کشمکش کی حالت میں فوراً ان کے پاس حاضر ہو گئے اور ان سے اپنے خواب کا ذکر کیا۔ خواب سن کر اس بزرگ شخصیت نے کہا کہ ایک لحاظ سے تو آپ کا خواب درست ہے، میں ہر روز رات کو سونے سے پہلے مقررہ ذکر الٰہی کیا کرتا ہوں لیکن گزشتہ رات میں دوسری مصروفیات کی وجہ سے معمول کا ذکر کئے بغیر ہی سو گیا تو میں اس رات کو روحانی طور پر مر گیا تھا۔ کیونکہ ذکر سے محروم شخص کی مثال مردہ کی سی ہے۔

مختلف پاکیزہ اذکار کے

فوائد و برکات

استغفار کے متعلق تاکید:

سنن ابن ماجہ باب الاستغفار کی حدیث مبارکہ ہے۔

(ا) اس شخص کو بشارت ہو جس کے صحیفہ میں کثرت سے استغفار پایا گیا۔

(ب) حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

’’یاد رکھو کہ یہ دو چیزیں (-) عطا فرمائی گئی ہیں۔ ایک قوت حاصل کرنے واسطے، دوسری حاصل کردہ قوت کو عملی طور پر دکھانے کے لئے۔ قوت حاصل کرنے کے واسطے استغفار ہے جس کو دوسرے لفظوں میں استمداد اور استعانت بھی کہتے ہیں۔ .... جسے قوت لینی مطلوب ہو وہ استغفار کرے۔ غفر ڈھانکنے اور دبانے کو کہتے ہیں۔ استغفار سے انسان ان جذبات اور خیالات کو ڈھانپنے اور دبانے کی کوشش کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ سے روکتے ہیں۔ پس استغفار کے یہی معنی ہیں کہ زہریلے مواد جو حملہ کر کے انسان کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں ان پر غالب آوے اور خدا تعالیٰ کے احکام کی بجا آوری کی راہ کی روکوں سے بچ کر انہیں عملی رنگ میں دکھائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 348)

(ج) حضرت خلیفۃ المسیح الاول فرماتے ہیں۔

’’اے عزیزو! اور دوستو اپنی کمزوری کے رفع کرنے کے لئے کثرت سے استغفار اور لاحول پڑھو اور رب کے نام سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تمہاری ربوبیت یعنی پرورش کرے تم کو مظفر و منصور کرے تا کہ تم آئندہ آنے والی نسلوں کے لئے نیک نمونہ بن سکو۔‘‘

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 203)

مصلح الدین راجیکی کا ایک بہت پُر اثر شعر ہے۔

شائد کہ اسی سے محشر میں مصلح کا مداوا ہو جائے
اک اشک ندامت پلکوں میں اے دیدہ گریاں رہنے دے

زبان پر ہلکے اور وزن اور

ثواب میں بھاری کلمات

حضرت مصلح موعود سبحان اللّٰہ و بحمدہٖ

اورسبحان اللّٰہ العظیم کے متعلق حدیث شریف کے ترجمہ وتشریح کے سلسلہ میں بیان فرماتے ہیں۔

’’دو کلمے ایسے ہیں کہ جو زبان سے کہنے میں چھوٹے ہیں مگر جب قیامت کے دن وزن کئے جائیں گے تو ان کا اتنا بوجھ ہوگا کہ ان کی وجہ سے نیک اعمال کا پلڑا بہت بھاری ہو جائے گا اور وہ اللہ تعالیٰ کو بہت ہی پسند ہیں۔ یہ بھی بہت اعلیٰ درجہ کا ذکر ہے حتیٰ کہ ایک دفعہ جب حضرت مسیح موعود بیماری کے سخت دورہ میں تہجد کے لئے اٹھے اور غش کھا کر گر گئے اور نماز نہ پڑھ سکے تو الہام ہوا کہ ایسی حالت میں تہجد کی بجائے لیٹے لیٹے بھی پڑھ لیا کرو تو یہ بہت فضیلت رکھنے والا ذکر ہے۔ حدیثوں میں آتا ہے کہ رسول کریمؐ کثرت سے اس کو پڑھتے تھے۔‘‘

(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 504)

مختلف مواقع کے لئے بابرکت کلمات

حضرت مصلح موعود بیان فرماتے ہیں۔

’’ہر کام شروع کرنے کے وقت بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ط پڑھنے کا حکم ہے تا کہ اس کام میں برکت ہو اور جب اس کو ختم کر لیا جائے تو الحمد للّٰہ رب العالمین پڑھا جائے۔ اسی طرح اگر کوئی نیا کپڑا پہنے یا کوئی اور نئی چیز استعمال کرے تو الحمد للہ کہہ کر اس کا شکریہ ادا کرے۔ ہر رنج مصیبت کے وقت انا للّٰہ.......... پڑھنا چاہئے۔ اگر کوئی بات اپنی طاقت اور ہمت سے بالا پیش آئے تو لاحول .... کہنا چاہئے۔

(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 503)

حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل کی قیمتی نصیحت

’’سو میں نہایت ہی درد بھرے دل سے کروڑوں دفعہ تاکید کے ساتھ کہتا ہوں کہ استغفار اور لاحول کثرت سے پڑھو۔‘‘

(خطبہ جمعہ 20 دسمبر 1907ء)

نماز کے بعد کے اذکار کی تاکید

نماز کے بعد کے اذکار کی بہت اہمیت ہے جو کہ حضرت رسول کریمؐ کی سنت مبارکہ ہے۔ حضرت مصلح موعود ان اذکار کی اہمیت یوں واضح فرماتے ہیں۔

’’رسول کریمؐ اس ذکر کو ہمیشہ جاری رکھتے تھے۔ گویا سنت ہوگئی تھی۔ ابن عباسؓ کہتے ہیں جب ہم دور ہوتے تھے تو انت السلام و منك السلام یا ذالجلال و الاکرام کے ذکر سے معلوم کرتے تھے کہ نماز ختم ہوگئی ہے۔ پس نماز کے بعد پڑھنے کے لئے ایک ذکر تو یہ ہے کہ انت السلام و منك السلام یا ذالجلال و الاکرام دوسرے یہ کہ سبحان اللّٰہ اور الحمد للّٰہ 33، 33 دفعہ پڑھا جاوے اور اللّٰہ اکبر 34 دفعہ پڑھا جاوے۔ یہ ذکر کئی طریق پر مروی ہے۔ مگر سب سے زیادہ صحیح طریق یہی ہے کہ الگ الگ پہلے دونوں جملوں کو 33، 33 دفعہ کہے اور تیسرے کو 34 دفعہ۔ نماز کے بعد کا وقت ذکر کے لئے بہت ہی اعلیٰ درجہ کا ہے اس وقت ضرور کرنا کرنا چاہئے۔ بعض لوگ مجھے اور حضرت مولوی صاحب خلیفۃ المسیح الاول اور حضرت مسیح موعود کو دیکھ کر شائد سمجھتے ہوں کہ یہ نماز کے بعد ذکر نہیں کرتے۔ انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ حضرت مسیح موعود اور خلیفہ اول بھی کیا کرتے تھے اور میں بھی کرتا ہوں۔ ہاں اونچی آواز سے نہ وہ کہتے تھے اور نہ میں۔ دل میں کہتا ہوں۔ پس نماز کے بعد ضرور ذکر کرنا چاہئے۔

(ذکر الٰہی۔ انوار العلوم جلد 3 صفحہ 508)

خوش بخت صحابی کو قیمتی دعا وذکر کی تعلیم

ابوداؤد کی حدیث مبارکہ ہے۔

معاذ بن جبلؓ سے روایت ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ اے معاذ خدا کی قسم مجھے تجھ سے محبت ہے۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اے معاذ بلا ناغہ ہر نماز کے بعد یہ دعا مانگا کر (رب اعنی علیٰ ذکرك و شکرك و حسن عبادتك) کہ اے اللہ مجھے توفیق دے اپنے ذکر کی اور اپنے شکر کی اور اس بات کی میں تیری اچھی طرح عبادت کرسکوں۔ اللہ اللہ نماز جیسی بخشش عبادت جو متعدد پُرمعرفت اذکار، درود شریف اور دعاؤں کے جواہرات کی انمول تھیلی ہے اس کے بعد پھر اتنے پیارے اور قیمتی اذکار کی نعمت اور لذت اور سعادت اور حلاوت!

میاں محمد بخش کا یہ پُرلطف مصرعہ یاد آتا ہے۔

’’جے کر ددھ وچ کھنڈ ملائیے مٹھا ہووے دونا‘‘

خالص اور پاک دودھ جو اپنے اندر قدرتی مٹھاس رکھتا ہے اگر اس میں مزید میٹھا ملا لیا جائے تو اس مٹھاس کا لطف دوبالا ہو جاتا ہے۔

قبولیت دعا کا وسیلہ۔ درود شریف

درود شریف وہ منفرد دعا اور ذکر ہے جس کے متعلق خدائے قدوس و برتر سورۃ الاحزاب آیت نمبر 57 میں فرماتا ہے۔

’’یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے بھی نبی پر رحمت بھیجتے ہیں اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم بھی اس پر درود و سلام بھیجو۔‘‘

سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ الودود اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ 24 فروری 2006ء میں جماعت کو تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

’’اگر ہمارے اندر آنحضرتؐ سے سچا عشق اور محبت ہے تو ہمیں امت کے لئے بھی زیادہ دعائیں کرنی چاہئیں۔ اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے اور جو ہم پہلے بھی کر رہے ہیں لیکن آج میں توجہ دلانی چاہتا ہوں کہ دعائیں ہمیں کس طرح کرنی چاہئے۔ یہ دعا کرنے کے طریقے اور اسلوب بھی ہمیں آنحضرتؐ نے ہی سکھائے ہیں جن سے ہماری بھی اصلاح ہوتی ہے اور دعا کی قبولیت کے نظارے بھی ہم دیکھ سکتے ہیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے حضرت عمرؓ بن خطاب فرماتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان ٹھہر جاتی ہے اور جب تک تو اپنے نبی ﷺ پر درود نہ بھیجے۔ اس میں سے کوئی حصہ بھی خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہونے کے لئے اوپر نہیں جاتا۔‘‘

(ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ماجاء فی فضل الصلوٰۃ علی النبیؐ)

پھر حضور انور جماعت عالمگیر کو درود شریف پڑھنے کی تلقین فرماتے ہوئے بیان فرماتے ہیں۔

’’احادیث میں درود کے فوائد مختلف روایات میں ملتے ہیں۔ ایک روایت میں آنحضرتؐ نے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگوں میں سے سب سے زیادہ میرے نزدیک وہ شخص ہوگا جو ان میں سے سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجنے والا ہوگا۔

پھر فرمایا: جو شخص دلی خلوص سے ایک بار درود بھیجے گا اس پر اللہ تعالیٰ دس بار درود بھیجے گا اور اسے دس درجات کی رفعت بخشے گا اور اس کی دس نیکیاں لکھے گا اور دس گناہ معاف کرے گا۔

اب دیکھیں دلی خلوص شرط ہے۔ بہت سے لوگ دعائیں کرنے یا کروانے والے یہ لکھتے ہیں کہ ہم دعائیں بھی بہت کر رہے ہیں آپ بھی دعا کریں اور درود بھی پڑھتے ہیں لیکن لمبا عرصہ ہو گیا ہے ہماری دعائیں قبول نہیں ہو رہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ درود کس طرح بھیجو۔ فرمایا کہ صادق من نفسۃٖ اس طرح بھیجو کہ خالص ہو جاؤ درود بھیجتے ہوئے ہر کوئی اپنے نفس کو ٹٹولے، اپنے دل کو ٹٹولے کہ اس میں دنیا کی کتنی ملونیاں ہیں اور کتنا خالص ہو کر درود بھیجنے کی طرف توجہ ہے۔ کتنا خالص ہو کر درود بھیجا جا رہا ہے۔

حضرت مسیح موعود اس بارے میں فرماتے ہیں کہ:

’’درود جو حصول استقامت کا ایک زبردست ذریعہ ہے بکثرت پڑھو مگر نہ رسم اور عادت کے طور پر بلکہ رسول اللہؐ کے حسن و احسان کو مدنظر رکھ کر اور آپؐ کے مدارج اور مراتب کی ترقی کے لئے اور آپ کی کامیابیوں کے واسطے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ قبولیت دعا کا شیریں اور لذیذ پھل تم کو ملے گا۔‘‘ پس یہ ہیں درود بھیجنے کے طریقے۔

(روزنامہ الفضل مورخہ 12/ اپریل 2006ء صفحہ 4)

آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

’’خدا کی قسم دنیا میں کچھ لوگ نرم و گداز بستروں پر لیٹ کر بھی اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کرتے ہیں۔ انہیں اللہ تعالیٰ جنت کے اعلیٰ درجات میں داخل فرمائے گا۔‘‘

فارغ اوقات کا بہترین مصرف

محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق (سابق امام بیت الفضل لندن) اپنے مضمون مطبوعہ ’’ماہنامہ انصار اللہ نومبر، دسمبر 1985ء میں حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی شخصیت اور معلومات کا ذکر کرتے ہوئے دو تین دلچسپ اور قابل تقلید باتیں بیان کرتے ہیں۔‘‘

☆ ذکر الٰہی اور تسبیح و تحمید کے لئے یوں تو آپ کا ہر لمحہ وقف تھا لیکن بطور خاص روزانہ دو میل کی سیر کے دوران درود شریف اور تسبیحات کا ورد فرماتے۔ اس لئے سیر کے دوران کسی کی معیت پسند نہیں فرماتے تھے۔ آپ کی کیفیت صحیح معنوں میں دست در کار دل بایار کی ہوا کرتی تھی۔‘‘

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر، دسمبر 1985ء صفحہ 79)

☆ خاکسار عرض کرتا ہے کہ مجھے حضرت چوہدری صاحب کی معیت میں انگلستان میں ہزاروں میل سفر کی توفیق ملی۔...... سفر کے ابتداء میں پون گھنٹہ کے لگ بھگ آپ خاموشی سے دعاؤں اور ذکر الٰہی میں گزارتے اور اس دوران کسی قسم کی بات چیت پسند نہ فرماتے تھے۔ اس کے بعد یا تو سو جاتے یا ڈرائیو کرنے والے سے سلسلہ گفتگو جاری فرماتے۔‘‘

(ماہنامہ انصار اللہ نومبر، دسمبر 1985ء صفحہ 82)

ایک حدیث مبارکہ

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہؐ اسلام کے احکام تو بہت ہیں۔ آپ مجھے کوئی ایسی چیز بتلا دیجئے جس کو میں مضبوطی سے پکڑ لوں۔ آپؐ نے فرمایا۔ تمہاری زبان برابر اللہ کے ذکر سے تر رہنی چاہئے۔ (ترمذی کتاب الدعوات)

حضرت مصلح موعود کیا خوبصورت تلقین فرماتے ہیں۔

عادت ذکر بھی ڈالو کہ یہ ممکن ہی نہیں
دل میں ہو عشق صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

مکرم قیصر محمود صاحب

چوتھا 20 ٹونٹی کرکٹ ورلڈکپ 2012ء

تعارف، تاریخ اور سری لنکا میں ہونے والے ٹورنامنٹ کا شیڈیول

ایک عرصہ تک شائقین کرکٹ صرف ٹیسٹ کرکٹ سے ہی لطف اندوز ہوتے تھے۔ لیکن ٹیسٹ میچز اپنی طوالت اور بے نتیجہ رہنے کی وجہ سے وقت کے ساتھ ساتھ اپنی اہمیت کھوتے جارہے تھے۔ اس لئے کرکٹ میچز کو مزید مختصر کرنے کے لئے ایک روزہ کرکٹ کا آغاز کیا گیا جسے شائقین نے بے انتہا پسند کیا۔ آسٹریلیا کے ایک کروڑ پتی شخص کیری پیکر نے ایک روزہ کرکٹ میں رنگین لباس، سفید بال اور ڈے اینڈ نائٹ میچز کے انعقاد سے اس کی خوبصورتی میں اور بھی اضافہ کردیا۔ لیکن آج کے تیز رفتار دور میں جب لوگوں کے لئے وقت کی اہمیت سب سے بڑھ کر ہے کرکٹ کے میچز کو بھی دوسری کھیلوں کی طرح مختصر کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ جس میں سپر سکسرز اور ڈبل وکٹ وغیرہ جیسے مقابلوں کا انعقاد شامل تھا۔ لیکن ان مقابلہ جات کو بین الاقوامی حیثیت حاصل نہ ہوسکی۔ انہی کوششوں میں سے ایک کوشش 20 ٹونٹی کرکٹ کا آغاز ہے۔ اس طرز کی کرکٹ کا آغاز انگلستان سے 2003ء میں ہوا۔ جبکہ اس سے ملتی جلتی کرکٹ انگلستان میں 60 کی دہائی سے کھیلی جارہی ہے۔ ٹی ٹونٹی میچز 40 اوورز پر مشتمل ہوتے ہیں جہاں ہر ٹیم کو 20 اوورز کھیلنے ہوتے ہیں۔ عموماً یہ میچز رات کے وقت کھیلے جاتے ہیں اور میچ تقریباً تین گھنٹہ میں مکمل ہوجاتا ہے۔

17 فروری 2005ء کو اس طرز کا پہلا انٹرنیشنل میچ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے درمیان کھیلا گیا۔ مختصر دورانیہ کی اس قسم کی کرکٹ کو ICC کی سرپرستی ملنے کے بعد اس کی مقبولیت میں دن بدن اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ آئی سی سی کے زیرنگرانی ہر دو سال کے بعد اس کا ورلڈکپ منعقد ہوتا ہے۔ اس سال ورلڈکپ کی میزبانی کا اعزاز سری لنکا کو حاصل ہورہا ہے جہاں 18 ستمبر 2012ء سے یہ میلہ سج گیا ہے۔ آپ کی دلچسپی کیلئے اب تک ہونے والے تین 20 ٹونٹی ورلڈکپ مقابلوں کا مختصر احوال پیش ہے۔

پہلا 20 ٹونٹی ورلڈکپ 2007ء

پہلا ٹی ٹونٹی ورلڈکپ 2007ء میں جنوبی افریقہ میں کھیلا گیا۔ اس ورلڈکپ میں بارہ ٹیموں کو شمولیت کا موقع دیا گیا۔ ان بارہ ٹیموں کو چار پولز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ابتدائی مقابلوں کے بعد ہر پول سے سرفہرست دو دو ٹیموں نے سپر ایٹ کے مرحلہ میں رسائی حاصل کرنا تھی۔ حیران کن طور پر ویسٹ انڈیز کی ٹیم پہلے مرحلہ میں ہی ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی۔ پاکستان ٹیم نے اپنے پول میں نسبتاً کمزور ٹیم اسکاٹ لینڈ کو ہرا کر اگلے مرحلہ تک رسائی حاصل کرلی جبکہ اپنے پول کے دوسرے میچ میں انڈیا کے خلاف میچ تو ٹائی کرنے میں کامیاب ہوگئی لیکن ''باؤل آوٹ'' مرحلہ میں ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

سپر ایٹ میں پاکستان نے سری لنکا، آسٹریلیا اور بنگلہ دیش کو شکست دیکر سیمی فائنل میں جگہ پکی کرلی جہاں اس کا مقابلہ نیوزی لینڈ سے ہوا۔ پاکستان نے سیمی فائنل میں نیوزی لینڈ کو بآسانی شکست دی۔ دوسرے سیمی فائنل میں آسٹریلیا اور انڈیا کی ٹیموں کا سامنا ہوا اس مقابلہ میں انڈیا نے آسٹریلیا کو شکست دوچار کیا اور فائنل کے لئے دو روایتی حریفوں انڈیا اور پاکستان کا ٹکراؤ ہوا۔ فائنل میچ میں انڈیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 157 رنز بنائے اس ٹارگٹ کے تعاقب میں پاکستان کی چھ وکٹیں صرف 77 رنز پر گرگئی تھیں لیکن مصباح الحق آخری کھلاڑیوں کے ساتھ مل پاکستان کو فتح کے بالکل قریب لے آئے۔ آخری چار گیندوں پر چھ رنز کا حصول کچھ زیادہ مشکل نہیں تھا لیکن مصباح الحق جلدی کر گئے اور ایک 'پیڈل اسکوپ' کرتے ہوئے کیچ تھما بیٹھے اور پاکستان صرف 5 رنز سے شکست کھا گیا اس طرح انڈیا پہلا ٹی ٹونٹی ورلڈکپ کا چیمپئن بن گیا۔ پاکستان کے شاہد آفریدی ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی پائے۔ اس ورلڈکپ میں کئی ریکارڈ بنے جس میں خاص طور پر سری لنکا کا کینیا کے خلاف 260 رنز کا مجموعہ اور انڈیا کے یوراج سنگھ کا انگلینڈ کے بالر اسٹورٹ براڈ کو ایک اوور میں چھ چھکے لگانے کا منفرد ریکارڈ شامل ہے۔

دوسرا 20 ٹونٹی ورلڈکپ 2009ء

دوسرے 20 ٹونٹی ورلڈکپ کی میزبانی انگلینڈ کے حصہ میں آئی۔ اس ورلڈکپ میں بھی بارہ ٹیمیں کو چار پولز میں تقسیم کیا گیا جہاں سے ہر پول کی ٹاپ دو ٹیموں نے سپر ایٹ مرحلہ تک رسائی حاصل کی۔ آسٹریلیا کی ٹیم اپنے پول میں ویسٹ انڈیز اور سری لنکا کے ہاتھوں شکست کھا کر پہلے راؤنڈ میں ہی ٹورنامنٹ سے باہر ہوگئی۔ یونس خان کی قیادت میں کھیلنے والی پاکستانی ٹیم کو اگرچہ پہلے میچ میں انگلینڈ کے خلاف شکست کا سامنا کرنا پڑا تاہم اپنے دوسرے میچ میں پاکستان ہالینڈ کو شکست دے کر سپر ایٹ مرحلہ میں داخل ہوگیا۔ سپر ایٹ میں پاکستان کو سری لنکا سے شکست ہوئی لیکن نیوزی لینڈ اور آئرلینڈ کو ہرا کر پاکستان نے مسلسل دوسری بار سیمی فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔

پہلے سیمی فائنل میں پاکستان نے اپنے سے مضبوط جنوبی افریقہ کو شکست دی۔ پاکستان نے 149 رنز کا کامیاب دفاع کیا۔ میچ کے ہیرو شاہد آفریدی تھے جس نے پہلے 51 رنز کی شاندار اننگ کھیلی اور بعد میں دو قیمتی وکٹیں بھی حاصل کیں دوسرے سیمی فائنل میں سری لنکا نے بآسانی ویسٹ انڈیز کو 57 رنز سے شکست دیکر فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ لارڈز کی گراؤنڈ میں کھیلے جانے والے فائنل میں پاکستان کے بالرز نے نہ صرف سری لنکا کو 138 رنز پر محدود کیا بلکہ بعد میں شاہد آفریدی کے ناٹ آؤٹ 54 رنز کی بدولت ٹارگٹ کا کامیاب تعاقب کرتے ہوئے فتح کا تاج اپنے سر پر سجایا۔ اس ورلڈکپ میں سب سے زیادہ 317 رنز بنانے والے سری لنکا کے اوپنر تلکر تنے دلشان پلیئر آف دی ٹورنامنٹ قرار پائے حالانکہ ٹورنامنٹ میں 174 رنز اور گیارہ وکٹوں کے ساتھ شاہد آفریدی اس کے زیادہ مضبوط امیدوار تھے۔

تیسرا 20 ٹونٹی ورلڈکپ 2010ء

تیسرا 20 ٹونٹی ورلڈکپ ویسٹ انڈیز میں کھیلا گیا۔ اس ورلڈکپ میں پہلے دو ورلڈکپ کے برعکس چار کمزور ٹیمیں افغانستان، آئرلینڈ، بنگلہ دیش اور زمبابوے پہلے ہی راؤنڈ سے باہر ہوگئیں۔ پاکستان نے اپنے پول میں بنگلہ دیش کے خلاف تو فتح حاصل کرلی لیکن آسٹریلیا کے خلاف اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

2007ء کی چیمپئن انڈیا سپر ایٹ میں آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز اور سری لنکا سے شکست کھا کر سیمی فائنل میں جگہ نہ بنا سکی۔ پاکستان کی سپر ایٹ میں پہلے انگلینڈ اور پھر نیوزی لینڈ سے صرف ایک رنز کی شکست کے بعد سیمی فائنل کھیلنے کے چانسز معدوم ہوگئے لیکن سپر ایٹ کے آخری میچ میں پاکستان نے جنوبی افریقہ کو شکست دے کر سیمی فائنل کھیلنے کی امید برقرار رکھی۔ نیوزی لینڈ کی انگلینڈ کے ہاتھوں شکست کے بدولت پاکستان سپر ایٹ میں صرف ایک میچ جیت کر سیمی فائنل میں پہنچ گیا۔ پہلے سیمی فائنل میں انگلینڈ نے سری لنکا کو ہرا کر فائنل کھیلنے کا اعزاز حاصل کیا۔ دوسرے سیمی فائنل میں پاکستان نے آسٹریلیا کو 192 رنز کا مشکل ہدف دیا۔ میچ کے آخری اوور میں آسٹریلیا کو 18 رنز درکار تھے لیکن سعید اجمل کے اوور کی پانچ گیندوں پر 23 رنز حاصل کرلئے گئے جس کیلئے آسٹریلیا مائیک ہسی کی ممنون تھی۔ جس نے آخری چار گیندوں پر 22 رنز بنا کر آسٹریلیا کو فائنل میں پہنچا دیا۔ فائنل میچ دو روایتی حریفوں کے درمیان کھیلا گیا۔ آسٹریلیا نے پہلے کھیلتے ہوئے 147 رنز بنائے مطلوبہ اسکور انگلینڈ نے صرف تین وکٹوں کے نقصان پر 17ویں اوور میں حاصل کرلیا۔ اس طرح کالنووڈ کی قیادت میں کھیلنے والی انگلینڈ نے آئی سی سی کے تحت ہونے والے کسی بھی ٹورنامنٹ میں پہلی بار کامیابی حاصل کی۔ انگلینڈ کے کیون پیٹرسن ٹورنامنٹ کے بہترین کھلاڑی قرار پائے۔

چوتھا 20 ٹونٹی ورلڈکپ 2012ء

پہلے تین 20 ٹونٹی ورلڈکپ کی طرح اس بار بھی اس ٹورنامنٹ میں 12 ٹیمیں شامل ہوں گی جن کو چار کو پولز میں تقسیم کیا گیا ہے۔

پول اے: انگلینڈ، بھارت، افغانستان
پول بی: آسٹریلیا، ویسٹ انڈیز، آئرلینڈ
پول سی: سری لنکا، جنوبی افریقہ، زمبابوے
پول ڈی: پاکستان، نیوزی لینڈ، بنگلہ دیش

پول میچز کے بعد ہر پول سے ٹاپ دو ٹیمیں سپر ایٹ مرحلہ کیلئے کوالیفائی کریں گی۔ اس طرز کی کرکٹ میں کسی بھی ٹیم کو فیورٹ قرار نہیں دیا جاسکتا تاہم آسٹریلیا، انگلینڈ، بھارت، پاکستان، جنوبی افریقہ اور میزبان سری لنکا کو دوسری ٹیموں پر برتری حاصل ہے۔ پاکستان کی ٹیم ہمیشہ ٹی ٹونٹی ورلڈکپ میں اچھی کارکردگی دکھاتی ہے۔ پاکستان وہ واحد ٹیم ہے جس نے تینوں ورلڈکپ کے سیمی فائنل تک رسائی حاصل کی ہے۔ حال ہی میں آسٹریلیا کو دبئ میں ٹی ٹونٹی سیریز میں شکست دیکر پاکستان ٹیم کے اعتماد میں کافی اضافہ ہوا ہے۔ اب دیکھتے ہیں کہ بھارت، پاکستان یا انگلینڈ میں سے کوئی ٹیم دوسری بار ورلڈکپ جیتنے میں کامیاب ہوتی ہے یا کوئی نئی ٹیم فتح کا تاج اپنے سر پر سجاتی ہے۔

شیڈیول میچز	
تاریخ	ٹیمیں
18 ستمبر	سری لنکا بمقابلہ زمبابوے
19 ستمبر	آسٹریلیا بمقابلہ آئرلینڈ
19 ستمبر	بھارت بمقابلہ افغانستان
20 ستمبر	جنوبی افریقہ بمقابلہ زمبابوے
21 ستمبر	بنگلہ دیش بمقابلہ نیوزی لینڈ
21 ستمبر	انگلینڈ بمقابلہ افغانستان
22 ستمبر	سری لنکا بمقابلہ جنوبی افریقہ
22 ستمبر	آسٹریلیا بمقابلہ ویسٹ انڈیز
23 ستمبر	نیوزی لینڈ بمقابلہ پاکستان
23 ستمبر	انگلینڈ بمقابلہ بھارت
24 ستمبر	ویسٹ انڈیز بمقابلہ آئرلینڈ
25 ستمبر	بنگلہ دیش بمقابلہ پاکستان
سپر ایٹ مرحلہ کے میچز 27 ستمبر تا 2/ اکتوبر	
4/ اکتوبر	پہلا سیمی فائنل
5/ اکتوبر	دوسرا سیمی فائنل
7/ اکتوبر	فائنل

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم عبدالعلیم صاحب خادم بیت اقصیٰ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری پیاری بیٹی ارفع جبین نے بعمر 9 سال قرآن کریم کا پہلا دور مکمل کر لیا ہے اسی طرح میرے بیٹے عزیزم عطاء الباری نے بعمر 7 سال محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن کریم کا پہلا دور ختم کر لیا ہے۔ تقریب آمین مورخہ 6/اپریل 2012ء کو منعقد ہوئی۔ دونوں بچے مکرم چوہدری عبدالعظیم مہار صاحب محمود آباد فارم ضلع عمر کوٹ حال دارالرحمت شرقی راجیکی کے پوتی، پوتا، مکرم چوہدری لعل دین مہار صاحب کی نسل سے اور مکرم منیر احمد گل آف سکرنڈ کے نواسی اور نواسہ ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل و کرم سے بچوں کو قرآن کریم سے پیار کرنے والے اور ان پر عمل کرنے والے بنائے۔ آمین

ولادت

مکرم مصباح الدین محمود صاحب استاد جامعہ احمدیہ جونیئر سیکشن ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے خاکسار کو مورخہ 12/اگست 2012ء کو تیسرا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت اس کا نام فلاح الدین عطا فرمایا ہے۔ جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم شریف احمد صاحب راجوری کنری حال ربوہ کا پوتا اور مکرم چوہدری محمد انوار صاحب دستگیر سوسائٹی کراچی کا نواسہ ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، باعمر، خلافت احمدیہ کا سلطان نصیر اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم مظفر احمد دُرّانی صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم سعید احمد ناصر صاحب نائب زعیم مجلس انصاراللہ کوارٹرز تحریکِ جدید ربوہ کا فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنڈیکس کا آپریشن ہوا ہے۔ ان کی جلد و کامل شفایابی اور پیچیدگیوں سے محفوظ رہنے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم مرزا ممتاز احمد صاحب سیکرٹری جائیداد کوارٹرز تحریکِ جدید ربوہ پتا میں تکلیف کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی جلد اور کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

مکرم رانا سلطان احمد خان صاحب مینیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی چھوٹی ہمشیرہ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم رانا محمد خان صاحب صدر محلّہ باب الابواب غربی ربوہ طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں داخل ہیں۔ قبل ازیں ایک سٹنٹ پڑا تھا مگر آج کل طبیعت پھر کافی خراب ہے اور سانس لینے میں مشکل آ رہی ہے۔ نیند بھی نہیں آ رہی۔

نیز خاکسار کی نواسی رباعندلیب متعلمہ کلاس دہم نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سیکشن کو ہر دوسرے دن بخار ہوتا ہے۔ ریڈ سیلز کی کافی کمی ہے نئے نہیں بن رہے جس کی وجہ سے کافی تشویش ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولیٰ کریم ہر دو کو محض اپنے فضل و کرم سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آمین

مکرم عبدالصمد خان صاحب کارکن دفاتر مجلس انصاراللہ پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ مکرمہ نسرین صمد صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے معدہ کی تکلیف میں مبتلا ہے۔ بیماری پہلے کی نسبت زیادہ شدت اختیار کر رہی ہے۔ فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کی اہلیہ کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے نیز ہر قسم کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

ولادت

مکرم ڈاکٹر محمد اسلم ناصر صاحب پروفیسر مورو گورو یونیورسٹی تنزانیہ لکھتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے میری بیٹی مکرمہ ڈاکٹر بشریٰ فرح ناصر صاحبہ (پی ایچ ڈی بایو انفارمیٹکس) اہلیہ مکرم عظمت اللہ باجوہ صاحب برسبن آسٹریلیا کو مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو ایک بیٹے سرمد احمد باجوہ اور بیٹی فوزیہ عمارہ باجوہ کے بعد دوسری بیٹی سے نوازا ہے۔ نومولودہ کا نام علیزہ مریم باجوہ تجویز ہوا ہے۔ جو مکرم حبیب اللہ باجوہ صاحب مربی سلسلہ کی پوتی ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے، نیک، خادمہ دین اور والدین کیلئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم عتیق احمد صاحب ابن مکرم میاں صدیق احمد صاحب مرحوم ڈیریانوالہ ضلع نارووال اطلاع دیتے ہیں۔

میری ہمشیرہ مکرمہ نجمہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد حسن صاحب آف میعادی نانوں ضلع نارووال مورخہ 8 ستمبر 2012ء کو گردن توڑ بخار کی وجہ سے شدید علیل رہنے کے بعد بعمر 29 سال وفات پا گئیں۔ بائیس روز قبل ان کا نوزائیدہ بچہ بعمر 14 دن اچانک فوت ہو گیا تھا۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 9 ستمبر 2012ء کو مکرم ابوذر اسلم صاحب معلم سلسلہ نے پڑھائی اور احمدیہ قبرستان میں تدفین کے بعد دعا بھی آپ ہی نے کروائی۔ مرحومہ نے سوگواران میں والدہ محترمہ صغراں بی بی صاحبہ اور خاوند کے علاوہ دو بیٹے اور تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانے والی روح کو جوار رحمت میں جگہ دے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم صدیق احمد منور صاحب صدر فیکٹری ایریا احمد ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے حلقہ کے مخلص دوست مکرم لیاقت علی صاحب ابن مکرم سکندر حیات صاحب مرحوم مورخہ 2 ستمبر 2012ء کو بعمر 45 سال وفات پا گئے۔ آپ گلے کے کینسر میں مبتلا تھے دوبار آپریشن ہوا مگر صحت یاب نہ ہو سکے۔ مورخہ 3 ستمبر 2012ء کو صبح ساڑھے نو بجے دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے احاطہ میں مکرم مولانا محمد الدین ناز صاحب ناظر تعلیم القرآن و وقف عارضی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا خاکسار نے کرائی۔ مرحوم جماعت کے شیدائی تھے۔ جماعت احمدیہ عنایت پور بھٹیاں میں پانچ سال بطور قائد خدام الاحمدیہ اور بارہ سال بطور سیکرٹری مال خدمات سرانجام دینے کی توفیق ملی۔ وفات سے پہلے تک مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا احمد کی عاملہ میں بطور نائب زعیم تعلیم خدمت بجالا رہے تھے۔ اللہ نے آپ کو سات بیٹے عطا فرمائے جو سب زیر تعلیم ہیں۔ سب سے بڑا بیٹا یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کر رہا ہے ایک بیٹا جامعہ میں ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ باری تعالیٰ مرحوم سے مغفرت کا سلوک کرے، جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور مرحوم کے بچوں اور اہلیہ محترمہ غلام سکینہ صاحبہ کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم منور احمد ججہ صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے سندھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت و اراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے نارووال اور سیالکوٹ کے اضلاع کے دورہ پر ہیں احباب جماعت و اراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

نور کاجل
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے
سرمہ خورشید
خارش پانی بہنا ککرے ابتدائے موتیا اور جالا میں مفید ہے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

گوندل کے ساتھ پچاس سال
گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

خبریں

انہیلر استعمال کرنے والے بچوں کی جسمانی نشوونما متاثر ہوسکتی ہے

ایک حالیہ طبی تحقیق میں انکشاف کیا گیا ہے کہ دمے کے مرض میں مبتلا وہ بچے جو کم عمری سے ہی انہیلرز کا استعمال کرتے ہیں ان کی جسمانی نشوونما متاثر ہو سکتی ہے۔ اس تحقیق کے مطابق روزانہ انہیلر استعمال کرنے والے بچوں کا قد اپنے ہم عمر ساتھیوں کے مقابلے میں کم رہ جاتا ہے۔

نئی کمپیوٹر ٹیکنالوجی نئی کمپیوٹر ٹیکنالوجی کو جو ججوں اور وکیلوں کو دستاویزات تک رسائی فراہم کرتی ہے پہلی مرتبہ بورس بریزووسکی اور رومن ابراموویچ کے درمیان قانونی جنگ میں استعمال کیا جا رہا ہے۔ خالقوں کا کہنا ہے کہ میگنم گولڈ نے شرکا کو کہیں بھی کسی بھی کمپیوٹر سے شہادتوں، تحقیق اور کیس لاء تک رسائی فراہم کی اور کاغذ کی بچت کی۔ لندن کی فرم اوپس 2 انٹرنیشنل کا جو کوٹ ٹرانسکرپشن سروسز فراہم کرتی ہے کہنا تھا کہ یہ گراؤنڈ بریکنگ سسٹم ہے۔ اگر لیگل ٹیم کے ممبران ابراموویچ۔ بریزووسکی کیس میں دوران سماعت یا 12000 دستاویزات کی سینٹرل ڈیپازیٹری پر لاگ آن نہ ہوں تو بھی بلیک بیری یا آئی پیڈ کے ذریعہ قانونی معاونت حاصل کر سکتے ہیں۔

کوکو معمر افراد کے دماغ کیلئے مفید ہے

کوکو پینا معمر افراد کے دماغ کیلئے مفید ہے تازہ ترین ریسرچ سے یہ بات سامنے آئی، مارس کنفلیشنری کمپنی کی جانب سے فراہم کردہ فنڈ سے کی گئی ریسرچ کے دوران 90 معمر والینٹیئرز پر روزانہ کوکو کے اثرات کا جائزہ لیا گیا شرکاء کو دودھ میں کوکو پینے کو دیا گیا جس میں بہت تیز، درمیانے درجے اور نچلے درجے فلیوینلز نامی کمپاؤنڈ شامل تھا جو کہ بھول جانے کے مرض کی شدت کم کرنے کیلئے استعمال کیا جاتا ہے 8 ہفتے بعد ان لوگوں کی ذہنی کارکردگی میں نمایاں اضافہ ہوگیا جنہیں اونچے اور درمیانے درجے کی ڈرنکس دی گئی تھیں۔

خطرہ نہیں رہا موٹاپے میں مبتلا لوگ بھی جسمانی طور پر صحت مند اور فٹ رہ سکتے ہیں جبکہ انہیں امراض قلب اور کینسر کے خدشات عام افراد سے زیادہ نہیں ہوں گے۔ اس امر کا اظہار تحقیقی ماہرین نے کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ ایسا صرف اس صورت میں ہوسکتا ہے ان کے جسم میں غذا کے جزو بدن بننے کا نظام درست ہو۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ انہیں ہائی بلڈ پریشر، کولیسٹرول یا اضافی بلڈ شوگر کا سامنا نہ ہو اور وہ جسمانی ورزش کرتے ہوں۔

دھوپ سے خطرات کینسر ریسرچ یو کے نے کہا ہے کہ ایک تہائی نوجوان دھوپ میں حفاظتی انتظامات نہ کر کے خود کو خطرے میں ڈال رہے ہیں۔ کینسر ریسرچ یو کے کے مطابق 24-16 سال عمر کے 35 فیصد نوجوان سن بیڈز اور ٹیننگ آئلز استعمال کرتے ہیں اور سن سکرین کا باقاعدگی سے استعمال نہیں کرتے۔ 2000 افراد کے ایک سروے کے مطابق ایک چوتھائی سے زیادہ نوجوان اپنی کھال کو سورج کی تیز دھوپ سے بچانے کا انتظام کئے بغیر کم از کم ایک گھنٹہ دھوپ میں گزارتے ہیں۔ صرف 20 فیصد اس وقت سن سکرین استعمال کرتے ہیں جب وہ جلن محسوس کرنے لگتے ہیں یا ان کی کھال پر سوزش شروع ہو جاتی ہے۔

جارحانہ رویہ فالج کا خطرہ دوگنا کرتا ہے

جارحانہ رویہ سموکنگ کی طرح بڑا خطرہ ہے اور سٹروک کا خطرہ دوگنا کرتا ہے۔ سپین کے سائنس دانوں نے ایک ہی علاقے کے 300 صحت مند افراد کا سٹروک یونٹ میں داخل 150 افراد سے موازنے کے بعد بتایا کہ مخاصمت، جارحیت، بے صبری اور جارحانہ موڈ سموکنگ کی طرح سٹروک کا خطرہ دوگنا کر سکتے ہیں۔ شرکاء کی عمر 54 سال کے لگ بھگ تھی۔ ان کے مشاہدے سے پتہ چلا کہ دائمی سٹریس کا تعلق ہائی رسک آف سٹروک سے ہے جس سے ہر سال برطانیہ میں 67 ہزار افراد ہلاک ہوجاتے ہیں۔

☆......☆......☆

❖ اکسیر بلڈ پریشر ❖

ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہوجاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

ضرورت لیڈی ٹیچرز

آکسفورڈ گریمر سکول ربوہ میں انگلش، سائنس اور میتھ پڑھانے کیلئے لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے۔ سپوکن انگلش اور تدریسی قابلیت کو فوقیت دی جائے گی۔

22 ستمبر تک درخواستیں جمع کروادیں۔ 23 ستمبر کو انٹرویو ہوگا

کم از کم تعلیمی قابلیت: بی اے، بی ایس سی ہے

صدر محلہ کی تصدیق ضروری ہے

عامر نثار سید۔ پرنسپل آکسفورڈ اکیڈمی

فون برائے رابطہ: 03343172928

دارالنصر غربی اقبال ربوہ

عجائبات عالم

دریائے ایمیزون۔ امریکہ

دنیا کا دوسرا بڑا دریا

ایمیزون (Amazon) جنوبی امریکہ کا سب سے لمبا اور دریائے نیل کے بعد دنیا کا دوسرا بڑا دریا ہے۔ یہ دریا تقریباً 6337 کلومیٹر لمبا ہے اور 25 لاکھ مربع میل رقبے کو سیراب کرتا ہوا بحرالکاہل میں جا گرتا ہے۔ ایمیزون میں کئی ایک دریا آکر ملتے ہیں جن میں سے 20 ایسے ہیں جن کا اپنا طول ایک ہزار میل سے زیادہ ہے۔ سمندر کے قریب اس کا دہانہ 200 میل چوڑا ہے اور اس سے پیدا شدہ رو سمندر میں 150 میل دور تک اثر انداز ہوتی ہے۔ یہ تین ہزار میل تک جہاز رانی کے قابل ہے۔

دریائے ایمیزون پیرو کے انڈس سے نکل کر جنوبی امریکہ میں 3977 میل تک بہتا ہے اور بحرالکاہل میں گرنے سے پہلے اس میں ایک ہزار سے زائد معاون دریاؤں کا پانی جمع ہوتا ہے۔ یہ دریا جتنے بڑے علاقے کو سیراب کرتا ہے اور کوئی دریا اس کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ اس دریا میں جتنا پانی جمع ہوتا ہے وہ دنیا کی سطح پر بہنے والے کل پانی کا 5 واں حصہ ہے۔ ایمیزون سے جتنا پانی خارج ہوتا ہے اس کا حجم ایک سیکنڈ میں 6568492 مکعب فٹ ہے۔

دریائے ایمیزون کے جنگلات کا رقبہ یورپ کے رقبے سے زیادہ ہے۔ جنگلات تقریباً 70 لاکھ مربع کلومیٹر کے رقبے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ دریائے ایمیزون کے دہانے پر بہت بڑا ڈیلٹا بنتا ہے۔ ڈیلٹا کے گردونواح میں وسیع اور گھنے جنگلات ہیں۔ جن میں مختلف اقسام کے درخت پائے جاتے ہیں۔ ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ماہرین نباتات نے صرف ایک مربع میل کے اندر 60 اقسام کے درختوں کا شمار کیا ہے۔

ایمیزون کے جنگلات میں حشرات الارض، درندوں، جانوروں اور پرندوں کی لاتعداد اقسام موجود ہیں۔ یہاں سے اب تک کیڑے مکوڑوں کی تقریباً 800 اقسام کو جمع کیا جا چکا ہے۔ ایمیزون اور اس کے معاون دریاؤں میں سینکڑوں قسم کی مچھلیاں پائی جاتی ہیں۔ مچھلیوں کے علاوہ یہاں بحری گائے، کچھوے اور اژدھے بھی پائے جاتے ہیں۔ ایک قسم کا اژدھا جسے یہاں کے رہنے والے انڈین بہت شوق سے کھاتے ہیں اس کا گوشت مرغی کے چوزے کے گوشت سے بھی زیادہ نرم ہوتا ہے۔

ایمیزونا جنوبی امریکہ کے تین خطوں پر مشتمل ہے۔ شمال میں سب سے بڑی ریاست برازیل جو دریائے ایمیزون کی وادی کا سب سے بڑا حصہ ہے۔ اس کے شمال اور مغرب میں وینزویلا، کولمبیا اور پیرو واقع ہیں۔ یہ ریاست تمام کی تمام خط سرطان پر واقع ہے۔ ایمیزون کے جنگلات کے بارے اندازہ لگایا گا ہے کہ اس کرہ ارض پر موجود آکسیجن میں سے آدھی آکسیجن ایمیزون کے جنگلات خارج کرتے ہیں اس کے ساتھ ساتھ یہ جنگلات کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کر کے ماحول میں ایک مناسب توازن قائم رکھتے ہیں۔

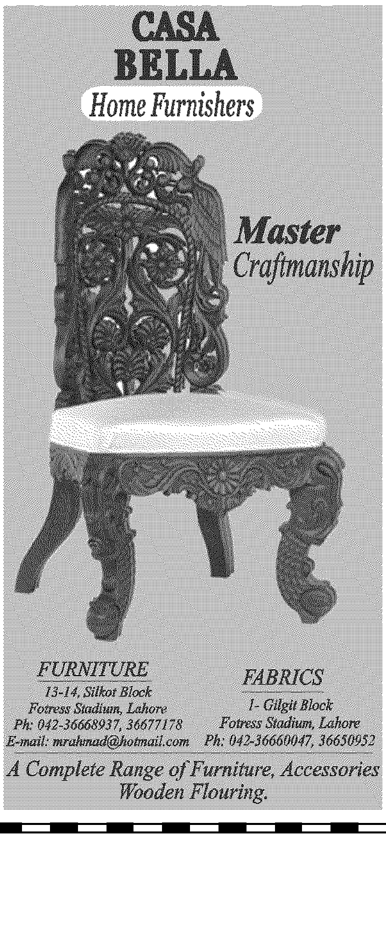

ربوہ میں طلوع وغروب 20 ستمبر

طلوع فجر	4:28
طلوع آفتاب	5:53
زوال آفتاب	12:02
غروب آفتاب	6:10

Rehman Rubber Rollers
& Engineering Works

Manufacturers:

Paper, Chip Board and Tanneries Rolls

Marketing Managing Director:

Mujeeb-ur-Rehman
0345-4039635
Naveed ur Rehman
0300-4295130
Band Road Lahore.

FR-10